برصغیر میں اُردو رسائل کے اقبال نمبر

ڈاکٹر محمد وسیم انجم

Dr. Muhammad Waseem Anjum,

Chairman, Department of Urdu,

Federal Urdu University, Islamabad.

Abstract:

A number of compilations of Allama Iqbal's soul inspiring poetry were published during his lifetime. Besides this, in 1932, "Nairang-e-Khayal" a prestigious literary Urdu journal edited by Hakeem Yousuf Hasan, have published first Iqbal Number. After this large numbers of books, articles and Iqbal numbers published but that does not gain that fame which achieve by Iqbal Number of Nirang-e-Khayal. It shows its importance through publication that someone wrote letter to Allama Iqbl from Egypt regarding book published on him. Then Allama Iqbal asked Hakeem Yousaf Hassan to send him two copies of Nirang-e-Khayal. It came to know from this that Iqbal number was published during the life time of Iqbal and it was the light which gives shine to others.

برصغیر میں اُردو اخبار و رسائل پر بڑے وقیع تحقیقی مقالے ضبطِ تحریر میں لائے جا چکے ہیں۔ اُردو ادب کے فروغ میں اخبار و رسائل کو منفرد حیثیت حاصل ہے۔ علامہ اقبال کی شہرت کا باعث بھی اخبار و رسائل ہیں جن میں ان کا کلام نظم و نثر تواتر سے شائع ہوتا رہا۔ قیامِ پاکستان سے قبل اُردو ادب کے موقر رسائل نے علامہ اقبال پر خصوصی نمبر شائع کیے جو تاریخی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ سب سے پہلے علامہ اقبال پر خصوصی نمبر شائع کرنے میں مجلہ ''نیرنگِ خیال'' کو اوّلیت حاصل ہے۔ اس کے بانی حکیم محمد یوسف حسن علامہ اقبال کے شیدائی تھے۔

حکیم محمد یوسف حسن ۳ جون ۱۸۹۲ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ انھیں ادبی ذوق اپنے والد

میاں بدرالدین حسن کی طرف سے ورثے میں ملا تھا۔ جب حکیم محمد یوسف حسن سکول پڑھتے تھے تو ان کا ایک افسانہ مولوی محبوب عالم کے ''انتخاب لاجواب'' میں چھپا جس کی بڑی پذیرائی ہوئی۔ اس افسانہ کے بارے میں محمد طفیل اپنی کتاب ''مکرم'' میں حکیم محمد یوسف حسن کی زبانی بیان کرتے ہیں:

''یہ بھی ایک عجیب اور دلچسپ قصہ ہے جس نے میری ادبی زندگی کی طرف باگیں موڑ دیں۔ میں ''انتخاب لاجواب'' پڑھا کرتا تھا۔ مجھے اس کے ایڈیٹوریل پسند تھے۔ اس لیے میں نے ایک افسانہ نما مضمون ''پُر اسرار عمارت'' لکھ کر مدیر ''انتخاب لاجواب'' کو بھیجا۔ جس وقت میں نے ایک مضمون بھیجا تھا اس وقت میری عمر چودہ برس تھی۔ مجھے امید نہ تھی کہ میرا مضمون چھپے گا۔ نہ صرف مضمون چھپا بلکہ منشی محبوب عالم ایڈیٹر انتخاب لاجواب کی طرف سے ایک خط بھی ملا۔ رقم تھا مجھ سے آ کر ملیے۔ اُچھلتا کودتا دفتر پہنچا۔ چٹ بھجوائی۔ فوراً بلا لیا گیا۔ مگر وہ مجھے دیکھ کر حیران رہ گئے۔ پوچھا ''یہ مضمون جو ہمارے رسالے میں چھپا ہے آپ کا لکھا ہوا ہے؟ جی ہاں۔ کیا کرتے ہیں آپ؟ آٹھویں جماعت میں پڑھتا ہوں۔ اچھا تو آپ ابھی اپنی تعلیم جاری رکھیں۔ مجھے اسسٹنٹ ایڈیٹر کی ضرورت تھی۔''(۱)

۱۹۱۰ء میں میٹرک کا ششماہی امتحان دینے کے بعد تعلیم کو خیر باد کہہ دیا اور ان کے والد نے جو ریلوے میں ہیڈ کلرک تھے (۲) انھیں اپنے ساتھ ریلوے میں بطور گڈز کلرک بھرتی کروا دیا۔ ریلوے کی ملازمت کے دوران انھوں نے بجنور کے ہفتہ وار اخبار ''الخلیل'' اور فیصل آباد کے ''خالصہ'' اخبار میں بطور مدیر معاون کام کیا۔

حکیم محمد یوسف حسن نے ریلوے کی ملازمت کے دوران لاہور کے ایک ہومیو پیتھک کالج میں داخلہ لے لیا اور اس امتحان میں کالج کی طرف سے طلائی تمغہ اور انعام ملا۔ اس طرح ہومیو پیتھک ڈاکٹر بن گئے۔ ہومیو پیتھی کی تعلیم کے بعد ڈیڑھ سال حکیم مولانا نوردین جلال پوری سے سبقاً سبقاً طب کی تعلیم حاصل کی اور اُستاد نے انھیں سند دے کر مطب کرنے کی اجازت دے دی۔ حکیم محمد یوسف حسن نے آٹھ سال تک ریلوے میں ملازمت کرنے کے بعد استعفیٰ دے دیا جس کے متعلق رقم طراز ہیں:

''اسرارِ خودی کا درس لے رہا تھا۔ انھی دنوں میری نظر سے یہ شعر گزرا:

الحذر از نانِ چاکر الحذر
رزق خویش از دست دیگر الحذر

نوکری اور چاکری کے خلاف علامہ نے جس پیرایہ میں آواز بلند کی ہے کہ اس نے مجھے مجنوں بنا ڈالا۔ اس دن سے نوکری چھوڑ کر اپنی آزادانہ زندگی کی راہیں

استوار کرتا رہا۔ چنانچہ سات سال کی نوکری کے بعد اپنی ملازمت کو ٹریفک آفس میں بطور کلرک تبدیل کرالیا۔ لاہور پہنچ کر چھ ماہ بعد میں نے ریلوے کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔'' (۳)

مستعفی ہونے کے بعد لاہور میں ایک دکان لے کر مطب کرنے لگے اس دوران ادبی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا اور مشہور ادبی رسائل مخزن، ہمایوں، زمانہ میں افسانے لکھنے شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ بہت سے طبی اخبار و رسائل الحکیم، دیش اوپکارک، حامیٔ صحت، مخزنِ حکمت، اسرارِ حکمت، مسیح الملک، تندرستی اور رہنمائے حکمت میں بطور مدیر کام کرتے رہے۔ اپنی ادارت میں ۱۱ جولائی ۱۹۲۴ء میں لاہور سے ادبی ماہنامہ رسالہ ''نیرنگ خیال'' کا اجرا کرنے کے لیے ''دلچسپ، لالہ زار، نیرنگ خیال'' نام تجویز کیے تو شفاالملک حکیم فقیر محمد چشتی جو بڑے ماہر خطاط تھے نے فرمایا:

''اچھا نام وہ ہوتا ہے جو لکھنے میں بھی اچھا لگے۔ میرے نزدیک تو ان میں سے نیرنگِ خیال سب سے بہتر ہے۔ چنانچہ پہلے شمارے کا ٹائٹل حکیم فقیر محمد چشتی نے لکھا۔'' (۴)

ابتدا ہی میں حکیم محمد یوسف حسن کو ڈاکٹر محمد دین تاثیر اور عبدالرحمن چغتائی کا تعاون حاصل ہو گیا۔ حکیم صاحب نے پہلی دفعہ خاص نمبر اور سالنامہ کی اصطلاحات وضع کیں۔ پرچے کا سائز بھی عام رسالوں سے منفرد ہوتا۔ حتیٰ کہ ایک خاص نمبر گز بھر لمبا نکلا۔ انھیں نیرنگِ خیال سے عشق تھا۔ ہر پرچے کی آرائش پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے، پرچے کو مصور بنانے کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ ادبی رسائل میں نیرنگِ خیال کو تصاویر کی اشاعت کا بانی مانا جاتا ہے۔ (۵)

نیرنگِ خیال کے ذریعے ہی حکیم محمد یوسف حسن کا علامہ اقبال سے تعلق قائم ہوا جو علامہ اقبال کی زندگی کے آخری دنوں تک استوار رہا۔ انھوں نے علامہ اقبال کی بہت سی نظم و نثر کی تحریروں کو نیرنگِ خیال کی زینت بنایا۔ دراصل حکیم صاحب علامہ اقبال کے شیدائیوں میں سے تھے۔ جب مختلف جرائد کے مدیران نے علامہ اقبال پر تنقید کی تو انھوں نے نیرنگِ خیال کے ذریعے اس کا موثر جواب دے کر علامہ اقبال کا دفاع کیا اور علامہ اقبال کی زندگی ہی میں نیرنگِ خیال کا ''اقبال نمبر'' ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء میں شائع کیا جو سب سے پہلا اقبال نمبر ہے۔ (۶) اس وقت تک اردو ادب کی تاریخ میں کسی زندہ ادیب شخصیت پر نمبر نکالنے کی یہ پہلی کامیاب کوشش اور سعادت تھی۔ ماہنامہ نیرنگِ خیال کے ستمبر، اکتوبر کے مشترکہ شماروں کی صورت میں اقبال نمبر شائع ہوا۔ اسی کے دیباچہ ''شذرات'' میں حکیم محمد یوسف حسن رقمطراز ہیں:

''اقبال نمبر کا اعلان اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی لیکن پبلک نے اس اعلان کے بعد جس دلچسپی کا اظہار کیا وہ محتاج بیان نہیں۔ دفتر میں اس قسم کے خطوط بکثرت

موصول ہوتے رہے۔ جن میں اقبال نمبر کو دو یا تین ماہ کا مشترکہ نمبر بنا کر ممدوح کے شایان شان بنانے پر اصرار کیا جاتا تھا۔ اس لیے ہم اپنے ناظرین کو وعدہ فردا پر ٹالتے رہے مگر پورے تفکر اور تدّبر سے اقبال نمبر کو کامیاب بنانے میں کوشاں رہے۔''(۷)

نیرنگِ خیال نے سب سے پہلے اقبال نمبر شائع کیا اس سے پہلے کوئی کتاب یا کوئی نمبر شائع نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد علامہ اقبال پر سیکڑوں کتابیں اور نمبر شائع ہوئے لیکن کوئی نمبر وہ شہرت اور عزت نہ پاسکا جو نیرنگِ خیال کے اقبال نمبر کو حاصل ہوئی۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نمبر کی اشاعت کے کچھ دنوں بعد ''جامعہ الازہر'' مصر سے کسی نے علامہ اقبال کو خط لکھا:

''اگر آپ کے بارے میں کوئی کتاب شائع ہوئی ہو تو ارسال کر دیں تو علامہ اقبال نے حکیم محمد یوسف حسن کو ایک پرچی پر لکھ کر بھیجا کہ نیرنگِ خیال کے اقبال نمبر کی دو کاپیاں ان کو بھجوا دیں تو حکیم صاحب نے فوری طور پر اس کی تعمیل کی۔''(۸)

حکیم محمد یوسف حسن نے ۱۹۳۲ء کے ''نیرنگِ خیال'' اقبال نمبر میں جو فہرست دی اس کے مطابق ایڈیٹر کی طرف سے شذرات، سپرو کا ''سرتیج بہادر سپرو کا پیغام'' کے بعد منظومات اقبال از حامد علی خان، تحسینِ خراج از مجید ملک، فریادِ رسا از محمد کبیر خان اور رباعی منجانب اثر جالندھر کے بعد نثری مضامین میں اقبال اکادمی لاہور از راغب احسن کے بعد ڈاکٹر شیخ سر محمد اقبال کی مختصر سوانح حیات محمد دین فوق ایڈیٹر اخبار کشمیری لاہور شامل ہے۔ یہ حالات اپریل ۱۹۰۹ء کے کشمیری میگزین میں با تصویر شائع ہوئے تھے اور بشیر احمد ڈار نے اس کی نقل اپنی کتاب ''انوارِ اقبال'' میں دے دی جو اس کتاب کے صفحہ ۷۸ تا ۷۹ پر دیکھی جا سکتی ہے۔(۹) جب کشمیری میگزین ختم ہو گیا تو فوق نے یہی حالات ایک آدھ لفظ کی کمی بیشی سے اپنی کتاب ''مشاہیر کشمیر'' حصہ اول میں شائع کر ط کر دیئے۔(۱۰) بیس برس بعد ان حالات میں مزید اضافہ ہوا۔ اس وقت علامہ اقبال کی عمر ۵۲ سال تھی۔ انھی دنوں ''نیرنگ خیال'' کا اقبال نمبر شائع ہوا۔ حکیم محمد یوسف حسن نے یہی اوراق اقبال نمبر کے شروع میں شائع کر دیئے۔ اس کے بعد کی تمام سوانحی عمریوں کا ماٰخذ یہی حالات رہے۔(۱۱)

''نیرنگِ خیال'' کے اقبال نمبر میں یہ سوانح عمری صفحہ ۲۵ تا ۵۲ شامل ہے اس میں اقبال کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۲ء لکھی ہے۔(۱۲) جو اقبال کی بعض اپنی تحریروں پر اور ان کی میٹرک کی سند کے اندراج سے لی گئی ہے تاہم موجودہ تحقیق کے مطابق علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے جسے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔(۱۳)

نیرنگِ خیال اقبال نمبر ۱۹۳۲ء میں مذکورہ سوانح عمری کے بعد محمد دین فوق کی رباعیات

ہیں۔ علامہ اقبال کا ایک خط بنام ڈاکٹر نکلسن ''فلسفۂ سخت کوشی'' کے مترجم چراغ حسن حسرت نے لکھا ہے۔ ''علامہ اقبال کا ایک مضمون اردو میں پہلی مرتبہ'' (۱۴) یہ خط ڈاکٹر نکلسن اسرارِ خودی کے انگریزی ترجمہ:

"The secrets of the self: A moslem poet's Interpretation of vitalism."(15)

مطبوعہ مجلّہ ''The Quest'' لندن جولائی ۱۹۲۰ء (۱۶) کی نامناسب تنقید پر علامہ اقبال کا ردعمل تھا جس کا اردو ترجمہ ماہنامہ ''معارف'' اعظم گڑھ کے اکتوبر ۱۹۲۱ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ (۱۷)

مطالعہ اقبال سے فضلائے یورپ اور امریکا کی دلچسپی کی ابتدا پروفیسر نکلسن کے مذکورہ ترجمہ سے ہوئی۔ اصل مثنوی ۱۹۱۵ء میں شائع ہوئی جس کی وجہ سے خود اپنے ملک کے اندر بہت سے مباحث پیدا ہوئے جب کہ مذکورہ انگریزی ترجمہ کی وجہ سے انگلستان میں بھی تنقیدی بحث ومباحثے کی صورت پیدا ہوگئی۔ (۱۸) بعض یورپ کے ادبا نے مثنوی پر تبصرے کیے اور اس کی خوبیوں سے دنیا کو روشناس کرایا لیکن انگریزی نقاد ڈکنس نے تحریر کیا کہ اقبال کا انسانِ کامل اور ارتقائے حیات کا تصور جرمن مفکر نطشے اور فرانسیسی مفکر برگساں کا مرہونِ منت ہے اور وہ مادی قوت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے حیاتِ انسانی میں کشمکش اور جارحیت کا علمبردار ہے۔ اسی بنا پر وہ فرد کو سخت کوشی کی تعلیم دیتا ہے۔ پھر لکھا گیا کہ اقبال کا فلسفہ نوعیت کے اعتبار سے عالمگیر ہے لیکن وہ اس کا عملی اطلاق صرف انسانوں کے ایک محدود اور مخصوص حلقے یعنی مسلمانوں پر کرتا ہے۔ ڈکنس کا مجموعی تاثر یہ تھا کہ علامہ اقبال نے ایشیاء کی پس ماندہ اقوام خصوصاً مسلمانوں کو جنگ کی تعلیم دی اور اس کے ہر لفظ میں ایک سیاسی قوت چھپی ہوئی ہے۔ علامہ اقبال نے اس کا جواب نکلسن کے نام ایک طویل خط کے ذریعے جنوری ۱۹۲۱ء میں دیا جو روزنامہ ڈان کراچی نے ''اقبال ڈے'' سپلیمنٹ ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء کو شائع کیا تھا۔ (۱۹) جس کا ترجمہ چراغ حسن حسرت نے کیا جو اقبال نمبر کے صفحہ ۵۳ تا ۶۱ میں شائع ہے۔ علامہ اقبال کے خط کے بعد جو مضامین ہیں ان میں علامہ سر اقبال کے استاد شمس العلما مولوی میر حسن مرحوم از شیخ آفتاب احمد (ص: ۶۱ تا ۷۶)، اقبال کی شاعری از ڈاکٹر ملک راج انند (ص: ۷۷ تا ۹۰)، اقبال اور اسلامی دنیا کے دیگر شعرا از ملک عبدالقیوم (ص: ۹۱ تا ۹۶)، پیام مشرق از قاضی عبدالغفار (ص: ۹۷ تا ۱۱۹)، مثنویات اقبال (اسرار ورموز) از علامہ عبدالرحمٰن مترجم مالک رام (ص: ۱۲۰ تا ۱۴۱)، اقبال اور سیاسیات عالیہ از سید زبیر (ص: ۱۴۳ تا ۱۵۷)، جاوید نامہ از محمد اسلم جیراجپوری (ص: ۱۵۸ تا ۱۶۸)، متفاول اقبال از غلام احمد پرویز (ص: ۱۶۹ تا ۱۸۶)، علامہ اقبال ایک رفارمر کی حیثیت میں از سید محمد عبدالرشید فاضل (ص: ۱۸۷ تا ۲۰۰)، جاوید نامہ از چوہدری محمد حسین (ص: ۲۰۱ تا ۲۳۵)، علامہ اقبال اور فلسفہ

تصوف از ادیب اے آبادی (ص:۲۳۶ تا ۲۴۹)، علامہ اقبال از شہزاد علی خان مترجم حضرت مجازی لکھنوی (ص:۲۵۰ تا ۲۵۸)، اقبال کی شاعری پر قیام یورپ کا اثر از ممتاز حسن (ص:۲۵۹ تا ۲۶۴)، علامہ اقبال کی شاعری از صوفی غلام مصطفیٰ تبسم (ص:۲۶۵ تا ۲۹۰)، کلامِ اقبال کی ادبی خوبیاں از محمد اکبر خان (ص:۲۹۱ تا ۳۰۱)، اقبال ایک مصلح کی حیثیت سے از شیخ عبدالرحمن (ص:۳۰۲ تا ۳۱۳)، پیام مشرق از ڈاکٹر نکلسن مترجم مولوی محمد عبداللہ (ص:۳۱۴ تا ۳۲۷)، ٹیگور و اقبال از عسکری علی خان مجازی لکھنوی (ص:۳۲۸)، اقبال پر ایک محققانہ نظر اور ان کی نفسیاتی تشریح از راغب احسن (ص ۳۲۹ تا ۳۳۹)، شاعرِ اسلام از ظفر قریشی (ص:۳۴۰ تا ۳۴۲)، حسنِ عقیدت حضرت علامہ اقبال مدظلہ کی ایک غیر معروف رباعی از محمد عمر نور الٰہی (ص: ۳۴۳)، میر۔ غالب۔ اقبال از حامد حسن قادری (ص: ۳۴۴)، تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ (علامہ اقبال کے انگریزی خطبات مدارس) از پروفیسر نذیر نیازی (ص:۳۴۵ تا ۳۶۲)، اقبال اور فلسفۂ مغرب از پروفیسر سلیم چشتی (ص: ۳۶۳ تا ۳۸۲) نثری مضامین کے بعد منظومات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

اقبال از کاشی پریاگی، بزم خیال از محمد شرف الدین یکتا جودھپوری، اقبال از مجازی لکھنوی، پیش کش بحضور اقبال از عبدالرشید ملک، (صفحات ۳۸۳ تا ۳۹۱) صفحہ ۳۹۲ پر منظوم عالم گیر (علامہ اقبال کی ایک فارسی نظم کا اردو ترجمہ) پروفیسر محمد دین نے کیا جو اس سے پہلے نیرنگِ خیال کے عید نمبر ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۵۲ میں شائع ہو چکی ہے۔

منظومات اقبال میں آرزوئے اقبال از (ابوالعلا عطا چشتی بغداد) حاجی لق لق، اقبال از چوہدری جلال الدین، اقبال از عبدالحمید، اقبال سے از مظہر انصاری، اقبال از سید دلبر حسن، اقبال اور اردو از این ایچ ہاشمی، اقبال کا ظریفانہ کلام از سید فرید جعفری، تصویر خیالی از احسان دانش، علامہ اقبال سے از شیخ عبدالحمید (صفحات ۳۹۳ تا ۴۰۸) آخر میں مختلف اشتہارات پیش کیے گئے ہیں۔

اولین اقبال نمبر علامہ اقبال کی حیات مبارکہ میں شائع ہوا تھا۔ یہی وہ چراغ تھا جس سے بعد میں بہت سے چراغ جلے۔ اولین اقبال کی مقبولیت کے بعد اور تقریباً نصف صدی گزر جانے پر جب اقبال صدی پر سرکاری و غیر سرکاری سطح پر پروگرام مرتب ہوئے تو محمد طفیل مدیر نقوش نے اولین اقبال نمبر کو دوبارہ اضافت سے شائع کیا جس کے لیے رقم طراز ہیں:

> ''ہر قسم کی این وائی کے بعد میں نے نیرنگِ خیال کی فائلیں اٹھائیں۔ گرد جھاڑی، انہیں چوما، ورق ورق دیکھا، وہ مضامین جو مجھے فائلوں میں اِدھر اُدھر بکھرے نظر آئے۔ انہیں بھی اس نمبر کی زینت بنا ڈالا۔ اس اضافے میں بڑے مضمون نگار بھی نظر آئیں گے اور بڑے مضمون بھی!'' (۲۰)

نیرنگِ خیال کے اولین اقبال نمبر کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور اس کی مانگ بھی بڑھتی گئی۔ محمد طفیل

مدیر نقوش نے نیرنگ خیال کی اقبالیات کے سلسلے میں گراں قدر خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے اقبال صدی ۱۹۷۷ء کے موقع پر ادارہ نقوش کا ایک خاص نمبر شائع کیا جس میں ۱۹۳۲ء کا اولین اقبال نمبر اور دوسرے شماروں میں اقبالیات کے موضوع پر شائع ہونے والے مضامین بھی شامل کر کے ایک ایسی ادبی خدمات سرانجام دی جسے اردو ادب اور اقبالیاتی ادب کی تاریخ فراموش نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ ایک تو نیرنگِ خیال کا اولین اقبال نمبر ناپید تھا اور دوسرے دیگر شمارے بھی نایاب تھے اور یوں اقبال شناسوں کے لیے ان کا اکٹھا ہو جانا کسی بڑے تحفے سے کم نہیں۔(۲۱) محمد طفیل نے اپنے اداریہ ''طلوع'' میں لکھا ہے:

''اقبال پر سیکڑوں رسالے اور ہزاروں کتابیں موجود ہیں مگر یہ نمبر ہزاروں ہی میں ممتاز سیکڑوں ہی پہ بھاری!......اور یہ بھی کہ جب تک اقبال زندہ ہے اس پر کام کرنے والے زندہ ہیں۔ یہ نمبر بھی زندہ! حکیم صاحب بھی زندہ! موت سب کچھ چھین لیتی ہے مگر وہ کسی سے اس کے کارنامے نہیں چھینتی۔''(۲۲)

حکیم یوسف حسن نے اگر کچھ بھی نہ کیا ہوتا تو صرف ۱۹۳۲ء میں اقبال نمبر کی اشاعت ہی ایک ایسا کارنامہ ہے کہ اس کی بناء پر ''نیرنگِ خیال'' اقبالیات میں سرفہرست آجاتا اور یہ اعزاز بذات خود بہت اہم ہے۔(۲۳) اس خصوصی اشاعت کے اداریہ میں حکیم محمد یوسف حسن نے یوں لکھا:

''اقبال کے متعلق ۱۹۳۲ء سے درجنوں نہیں سیکڑوں تحقیقی وتنقیدی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اقبال نمبروں کی تعداد بھی ایک سو سے کم نہ ہوگی۔ یہ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ دُنیائے ادب میں متفقہ طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ نیرنگِ خیال کا اقبال نمبر اس مقصد میں یقیناً لامثال ثابت ہوا ہے اور جو کچھ اس کے ذریعہ سے نشر ہوا ہے اس سے صحیح معنوں میں اقبالیت پر بہترین اور قیمتی ادب اور علم پیش ہوا ہے جس کی اہمیت برابر تسلیم کی جاتی ہے۔''(۲۴)

اولین اقبال نمبر ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا تھا۔ یہ بھی عنایات وکرامات قدرت سے ہے کہ جس شخص نے ۱۹۳۲ء میں طبع اول پر دیباچہ لکھا تھا اس نے طبع ثانی پر بھی دیباچہ تحریر کیا ہے جس کے متعلق حکیم محمد یوسف حسن اپنے اقبال نمبر طبع ثانی ۱۹۷۷ء میں رقم طراز ہیں:

''طبع اول میری جوانی کی تخلیق ہے اور طبع ثانی میرے بڑھاپے یا سن کہولت کی اور پھر اس اشاعت کے لیے مجھے جواں سال باہمت و بااخلاق جناب محمد طفیل صاحب مدیر نقوش کا سہارا لینا پڑا۔''(۲۵)

اقبال نمبر طبع ثانی فہرست کے بعد اسلم کمال کی بنی ہوئی تصویر اقبال اور اگلے صفحہ پر مدیر نیرنگ خیال ۱۹۳۲ء اور ۱۹۷۷ء تصاویر کے بعد علامہ اقبال کی تصویر اور اگلے صفحہ پر ڈاکٹر جاوید اقبال

کی بچپن کی تصویر شامل ہے۔ صفحہ ۷ پر علامہ اقبال کی نظم ''حیات جاوداں'' ان کے دستخط کے ساتھ شامل ہے۔ یہ نظم اس سے پہلے نیرنگِ خیال عید نمبر ۱۹۲۹ء اور اقبال نمبر ۱۹۳۲ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سے اگلے صفحہ پر ایک یادگار تصویر پر عطیہ ایم ایم اسلم جن میں علامہ اقبال شاہی مسجد میں جنگِ طرابلس کے موقع پر اپنی مشہور نظم پڑھ رہے ہیں۔

جھلکتی ہے تری امت کی آبرو اس میں

طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں(۲۶)

مذکورہ اقبال نمبر کے صفحہ ۲۹۶ تک اقبال نمبر کے مضامین شامل ہیں اس کے اگلے صفحہ پر اسلم کمال کی تصویر کے بعد علامہ اقبال کی دیگر تصاویر بھی شامل ہیں۔ ان کے بعد وہ مضامین جو ۱۹۳۲ء کے اقبال نمبر میں موجود نہ تھے۔ محمد طفیل نقوش کا کہنا ہے کہ ۲۸ مضامین نیرنگِ خیال کے ۱۹۳۲ء والے نمبر میں چھپے ہیں۔ اضافہ کے طور پر موجودہ نمبر میں جتنے نئے مضامین جمع ہوئے ان کی تعداد ۳۲ ہوگئی۔ البتہ ایک مضمون تکملہ کے طور پر پہلی بار چھاپا جا رہا ہے۔ ۱۹۳۲ء میں اقبال نمبر کی جو ترتیب تھی اسے ہی بحال رکھا گیا ہے۔ حالاں کہ ضرورت تھی کہ مضامین کو آگے پیچھے کر دیا جاتا البتہ اتنی جسارت کی ہے کہ حصہ نظم کو یک جا کر دیا گیا ہے یا پھر اضافہ کردہ مضامین میں اپنی مرضی کو دخل دینے کی اجازت دے دی ہے۔(۲۷)

اولین اقبال نمبر میں ''اقبال کا ظریفانہ کلام'' میں کچھ حصہ نثری اور زیادہ اشعار جن کے لیے صفحہ ۴۰۱ اقبال نمبر اول میں تحریر ہے۔ ''بعض اشعار نیرنگ خیال کا مصور بصورت کارٹون پیش کرتا ہے۔''(۲۸) یہ اقبال نمبر ثانی میں شامل نہیں ہے۔

اقبال نمبر ثانی میں اضافی مضامین کی تفصیل اس طرح سے ہے کہ پہلا مضمون محمد طفیل نقوش کا ''اسلام، قومیت اور وطنیت'' (علامہ سر محمد اقبال کا مقالہ علمیہ) پر مشتمل ہے (ص ۲۹۹ تا ۳۰۷) یہ فروری ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا۔(۲۹) رومی، نطشے اور اقبال از ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم (ص: ۳۲۱ تا ۳۲۷) یہ مضمون بھی سال نامہ ۱۹۴۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔(۳۰) سر محمد اقبال (وہ انسان جس نے اردو شاعری کو مردانہ پن بخشا) از سید احمد بخاری مترجم صوفی ریاض حسین (ص: ۳۲۸ تا ۳۳۰) یہ مضمون سال نامہ ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا۔(۳۱) جس کو دوبارہ یہاں قندِ مکرر شائع کیا گیا ہے۔ اقبال کا پیغام از دیا نرائن نگم (ص: ۳۳۱ تا ۳۳۲) سال نامہ ۱۹۴۱ء میں شائع ہوا۔(۳۲) حیات اقبال از پروفیسر سید نجیب اشرف (ص: ۳۳۳ تا ۳۴۷) مئی ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا۔(۳۳) فلسفہ اقبال از محمد دین تاثیر (ص: ۳۴۸ تا ۳۵۱) جولائی ۱۹۲۴ء میں بھی شائع ہوا۔(۳۴) فلسفہ اقبال از محمد دین تاثیر کا دوسرا مضمون بھی صفحہ ۳۵۲ تا ۳۵۶ شامل ہے جو اگست ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا۔(۳۵) محمد دین تاثیر کا تیسرا مضمون فلسفۂ اقبال (اقبال اور ٹیگور) صفحہ ۳۵۷ تا ۳۶۲ جو ستمبر ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا تھا دوبارہ شامل ہے۔(۳۶) اسماء

الرجال، اقبال از ڈاکٹر محمد دین تاثیر (ص:۳۶۳ تا ۳۶۹) جو جنوری ۱۹۶۰ء کے شمارہ میں آچکا ہے۔(۳۷)اقبال کا الہیاتی فلسفہ از پروفیسرالسینڈ رو بوشانی مترجم یوسف جمال انصاری (۳۷۰ تا ۳۷۵) یہ مضمون سال نامہ ۱۹۵۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔(۳۸) بال جبریل سرسری نظر سے از سید نذیر نیازی (ص:۳۷۶ تا ۳۸۳) یہ مضمون سال نامہ ۱۹۴۲ء میں چھپ چکا ہے۔(۳۹) ارمغان حجاز از مجددی بھوپال (ص:۳۸۴ تا ۳۹۳) سال نامہ ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا۔فلسفہ اقبال میں راہ حیات از ڈاکٹر یوسف حسین (ص:۳۹۴ تا۳۹۶) مطبوعہ نومبر ۱۹۳۸ء(۴۰) اقتباسات از افکار مفکرین حاضرہ از ڈاکٹر سید عابد حسین (ص:۳۹۷ تا۳۹۹) مطبوعہ سال نامہ ۱۹۴۲ئ(۴۱) اقبال وشعر فارسی از سید محمد علی مترجم تمکین کاظمی (ص:۴۰۰ تا ۴۲۱) مطبوعہ جولائی ۱۹۲۸ئ(۴۲) اقبال کا پیام اسلامیت درحقیقت پیام انسانیت ہے از پروفیسر سرور (ص:۴۲۲ تا ۴۲۳) مطبوعہ سال نامہ ۱۹۴۲ء۔(۴۳) اقبال کی شاعری کے تین دور از مبشر علی صدیقی (ص:۴۲۴ تا ۴۳۳) مطبوعہ سال نامہ ۱۹۴۲ئ(۴۴) علامہ اقبال کی اردو شاعری از محمد جمیل (ص:۴۳۴ تا ۴۵۳) مطبوعہ مئی ۱۹۴۲ئ۔(۴۵) اقبال اور بھرتری ہری از محمد بشیر (ص:۴۵۴ تا ۴۵۶) مطبوعہ سال نامہ ۱۹۴۲ء۔(۴۶) اقبال کے بدلتے ہوئے نظریات از راز ہاشمی (ص:۴۵۷ تا ۴۶۰) مطبوعہ اکتوبر ۱۹۴۴ء۔(۴۷) اقبال اور اسلام از حامد علی مجازی (ص:۴۶۱ تا ۴۷۰) مطبوعہ اگست ۱۹۴۱ء(۴۸) اقبال کا نظریہ خودی از سید ذوالفقار علی (ص:۴۷۱ تا ۴۹۶) مطبوعہ اپریل ۱۹۴۰ئ(۴۹) طبقہ نسواں اور علامہ اقبال از محمد جمیل احمد (ص:۴۹۷ تا ۵۰۶) مطبوعہ مارچ ۱۹۳۹ء(۵۰) پس چہ باید کرد اے اقوام شرق از محمد حبیب الرحمن (ص:۵۰۷ تا۵۱۶) مطبوعہ مارچ ۱۹۴۲ء(۵۱) ارمغان حجاز از عبدالرشید طارق (ص:۵۱۷ تا۵۳۸) اقبال کے فلسفہ کی ایک جھلک از سید اسمٰعیل حسن (ص:۵۳۹ تا ۵۴۴) مطبوعہ مئی ۱۹۴۰ء(۵۲) اقبال اور ٹیگور از محمد جمیل احمد (ص:۵۴۵ تا ۵۴۸) مطبوعہ ستمبر ۱۹۳۹ء(۵۳) اقبال پر بعض فضلا کی حرف گیری کی حقیقت از ابوطاہر رشید احمد صابر (ص:۵۴۹ تا۵۵۹) مطبوعہ اپریل ۱۹۴۰ء(۵۴) اقبال پر ایک اعتراض کا جواب از سید ذوالفقار علی نسیم (ص:۵۶۰ تا ۵۶۵) مطبوعہ سال نامہ فروری ۱۹۴۴ء (۵۵) اقبال اور عصر حاضر کی سیاسی تحریکات از جمیل احمد (ص:۵۶۶ تا ۵۸۰) مطبوعہ سال نامہ دسمبر ۱۹۳۸ء (۵۶) اقبال از تاثیر (ص ۵۸۳ تا ۵۸۸) مطبوعہ جنوری ۱۹۲۷ء (۵۷) آخری مضمون جو نیا شامل ہوا ''علامہ اقبال اور نیرنگ خیال'' اقبال شناسی کا ایک دور از سلیم اختر (ص:۵۸۹ تا ۶۰۰) شامل ہیں۔ادارہ ''نقوش'' نے ''نیرنگِ خیال'' کے اقبال نمبر کو اضافہ کے ساتھ شائع کیا مگر اس پر شمارہ نمبر درج نہیں ہے۔اس بارے میں مدیر نقوش محمد طفیل رقمطراز ہیں:

> ''شمارہ نمبر کے اعتبار سے نقوش کے ۱۲۲ شمارے چھپ چکے ہیں مگر اسے شمارہ نمبر ۱۲۳ نہیں کہوں گا کیونکہ خاک سار اس نمبر کی پیش کش کی خوشی میں، شریک

تو ہے مگر کسی قسم کے کریڈٹ میں حصہ دار بننا نہیں چاہتا۔ میں نے جو کچھ کیا حکیم صاحب کی محبت میں کیا۔'' (۵۸)

مذکورہ اقبال نمبر جو نومبر ۱۹۷۷ میں شائع ہوا دراصل نیرنگ خیال کا وہ تاریخی نمبر ہے جو حکیم یوسف حسن کی ادارت میں ۱۹۳۲ء میں حیات اقبال کے دوران ہی شائع ہوا تھا اور اس نمبر کے بہت سے مضامین نیرنگِ خیال کے بعد میں شائع ہونے والے مختلف شماروں میں بھی دوبارہ شائع ہوتے رہے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اولین اقبال نمبر ایک یادگار نمبر جو اب نایاب ہو چکا تھا دوبارہ شائع کر کے اقبالیات کے شائقین کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دیا گیا۔ مذکورہ نمبر کے علاوہ بھی ادارہ نقوش نے ستمبر ۱۹۷۷ء اور دسمبر ۱۹۷۷ء میں اقبال نمبر شائع کیے اس طرح ستمبر، نومبر اور دسمبر ۱۹۷۷ء میں ادارہ نقوش نے اقبالیات کے موضع پر اٹھارہ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ٹھوس مواد قارئین کی نذر کیا۔(۵۹)

تسلیم احمد تصور نے ''اقبالیاتِ نقوش'' میں جو اشاریہ مرتب کیا ہے مذکورہ تینوں اقبال نمبروں میں شائع ہونے والے مضامین اقبالیات کی فہرست پر مبنی ہے۔ انہوں نے نیرنگِ خیال کے اقبال نمبر نومبر ۱۹۷۷ء کو شمارہ ۱۲۲ (ا) سے تعبیر کیا ہے۔ (۶۰)

اردو کے رسائل میں خاص نمبروں اور سال ناموں کی اشاعت کا سہرا حکیم محمد یوسف حسن ہی کے سر ہے اور واقع یہ ہے کہ اس میدان میں نیرنگ خیال کا اب تک کوئی مقابلہ نہیں کر سکا۔ علامہ اقبال کی زندگی میں جس دوسرے رسالے نے اقبال نمبر شائع کرنے کی سعادت حاصل کی وہ ماہنامہ ''اختر'' لاہور ہے۔ ماہنامہ ''اختر'' محمد علی برق اور فاطمہ بیگم کی ادارت میں لاہور سے مئی ۱۹۳۵ء میں جاری ہوا تھا اور ستمبر ۱۹۳۸ء تک شائع ہوتا رہا۔(۶۱) ۱۹۳۸ء میں فروری مارچ کا مشترکہ شمارہ ۱۲۰ صفحات پر مشتمل تھا۔ اس خاص شمارے میں علامہ اقبال کے فکر و خیال پر کئی اہم مقالے اور نظمیں ملتی ہیں۔

مقالات میں ایشیا کی عظیم المرتبت شخصیت: مرزا محمد سعید فارغ قادری، مصلح قوم: مبارک الدین عشرت، اقبال ایک سیاسی مفکر کی حیثیت میں: عبدالرحیم شبلی بی کام، اقبال اور فردوسی: ملک الشعرا ملک ناصر علی خان ناصر، ایک وطن پرست شاعر: غضنفر ہاشمی، اقبال: خان نور الٰہی خان، ضرب کلیم: سید فارغ بخاری سرحدی، اقبال کی ظریفانہ شاعری: صاحبزادہ م۔ رفیق صدیقی، اقبال شاعر غیر فانی: بلقیس جمال نگہت ناگپور قابل ذکر ہیں۔ جب کہ منظومات میں نظم (فارسی): جعفر علی خان، جنت اقبال، رضا ہمدانی، اقبال سے خطاب، خان بہادر نواب میاں احمد یار دولتانہ، تاریخی نظم، وحید المورخین حاجی سرحدی، شعر اقبال: چوہدری جلال الدین اکبر بی اے آنرز، اقبال: ملک الشعرا ملک ناصر علی خان ناصر، شاعر مشرق سے: مبارک الدین عشرت اقبال: مرزا محمد سعید فارغ قادری۔(۶۲) زیر تحقیق صرف ماہوار رسالوں کے خصوصی شماروں ہی کو موضوع گفت گو بنایا گیا ہے لیکن جہاں تک رسائل کے قدیم اقبال

نمبروں کا تعلق ہے یہ جسارت غیر مناسب معلوم نہیں ہوگی کہ اس سلسلے میں سہ ماہی علی گڑھ میگزین کا مختصر تعارف پیش کر دیا جائے۔ یہ جنوری ۱۸۹۳ء میں علی گڑھ سے جاری ہوا اور انگریزی اور اردو زبانوں میں چھپتا تھا۔ حصہ اردو کے مدیر مولانا شبلی تھے اس میں کالج کی خبروں کے علاوہ مسلمانوں کے علوم وفنون، تاریخ اور ادب کے بارے میں مفید مضامین شامل کیے جاتے تھے۔ مولانا حالی، نواب محسن الملک، مولوی نذیر احمد اور منشی ذکاء اللہ اس کے مستقل مضمون نگاروں میں شامل تھے۔ علی گڑھ میگزین مدرسۃ العلوم کے فکری زاویوں کا ترجمان تھا۔ یہ میگزین ۱۹۰۳ء میں علی گڑھ منتھلی کی صورت میں سید ولایت حسین کی ادارت میں انگریزی اور اردو زبان میں شائع ہوتا رہا ہے۔ (۶۳)

علی گڑھ میگزین نے ۱۹۶۰ء میں باقاعدہ ماہنامے کی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ کالج میگزین ہونے کے باوصف گراں قدر علمی وادبی خدمات سرانجام دیتا رہا۔ ہر چند یہ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج میگزین ہی کی توسیع تھا لیکن اسے رشید احمد صدیقی، خواجہ منظور حسین، آل احمد سرور، جان نثار اختر، ابواللیث صدیقی، مختار الدین، خلیل الرحمن اعظمی، قمر رئیس اور شہر یار جیسے ادبا کی ادارت حاصل ہوئی۔ اس رسالے نے اقبال، فانی بدایونی، غالب، اکبر الہ آبادی اور مجاز پر مستقل نوعیت کے خاص نمبر شائع کیے جو اب حوالے کی کتابوں کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں علامہ اقبال پر خصوصی شمارہ اپریل ۱۹۳۸ء میں اس وقت منصۂ ظہور پر آیا جب علامہ اقبال کو سفرِ آخرت پر روانہ ہوئے ابھی چند روز ہوئے تھے۔ یہ خصوصی شمارہ ان مقالوں، نظموں اور تقریروں سے مزین تھا جنھیں حیاتِ اقبال ہی میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے زیر اہتمام ایک اجلاس میں پیش کیا گیا تھا۔ یہ اجلاس ۹ جنوری ۱۹۳۸ء میں ڈاکٹر اے بی اے حلیم پرو وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ مقالات اور تقاریر کی فہرست: اقبال کی تعلیم: ڈاکٹر سید ظفر الحسن ایم اے ڈی فل (آکسن) صدر شعبہ فلسفہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، اقبال: غلام سرور ایم اے (لیڈز) لیکچرار شعبہ انگریزی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، نسب وطن کا اسلامی تخیل بزبانِ اقبال: شیخ عطا اللہ ایم اے لیکچرار فارسی مسلم یونیورسٹی گرلس کالج علی گڑھ، انسانیت کے مدارج عالیہ اور اس کے نمونے ڈاکٹر سر محمد اقبال کی نظر میں: تجمل حسین لیکچرار ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی، اقبال: محمد رضا علی خان ایم اے، ایل ایل بی (علیگ)، اقبال اور عشقِ رسولؐ: شیخ عطاء اللہ ایم اے لیکچرار شعبہ معاشیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، اقبال کا فلسفہ جہاد: ظفر احمد صدیقی ایم اے (علیگ) لیکچرار شعبہ فلسفہ، اقبال کی نئی شاہراہ: آفتاب احمد صدیقی ردولوی متعلم مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، اقبال اور اردو غزل: قمر الدین خان متعلم ایم اے ایڈیٹر علی گڑھ میگزین (انگریزی)۔ اقبال کے کلام میں عشق کا تخیل: ضیاء احمد ایم اے بدایونی لیکچرار شعبہ فارسیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، قوم کی بنیاد، اقبال اور قوم کا تخیل: محمد ابواللیث صدیقی بدایونی بی اے آنرز (علیگ) ایڈیٹر ''سب رس'' حیدر آباد دکن نے علامہ اقبال کو ان کی وفات کے فوراً بعد جون ۱۹۳۸ء میں اقبال نمبر کی صورت میں خراجِ تحسین پیش کیا، اس

خصوصی شمارے کی اشاعت بہ عجلت تمام عمل میں آئی پھر بھی اس میں علامہ اقبال کے فکر وخیال اور پیغام پر منظومات کے علاوہ نہایت معیاری مقالات جمع کیے گئے۔ مقالات نگاروں کی فہرست پیش خدمت ہے۔ اقبال تاریخ کے آئینہ میں: محمود مجاہد، اقبال کی شاعری کا آخری دور: پروفیسر عبدالقادر سروری ایم اے، ایل ایل بی جامعہ عثمانیہ، اقبال کا شاعرانہ فلسفہ: ابوظفر عبدالواحد ایم اے لیکچرار اردو سٹی کالج، اقبال کے کلام میں رجائیت کا عنصر: لطیف النساء بیگم۔ بی اے، اقبال کی نعتیہ شاعری: سید وحید اللہ نلگنڈہ، یادِ اقبال: صغرا ہمایوں مرزا بیرسٹرایٹ لا، شاعر حکمت شناس: مہندر راج سکسینہ ایم ایس سی لیکچرار حیاتیات جامعہ عثمانیہ، اقبال (حالات وشاعری): ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ایم اے۔ پی ایچ ڈی پروفیسر جامعہ عثمانیہ، کلام اقبال کی بعض خصوصیتیں: خواجہ عبدالحمید شاہد، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال: محمد احمد سبزواری۔ بی اے بھوپال، اقبال کی وطن پرستی: گروچرن داس سکینہ، علامہ اقبال کے ساتھ چند لمحے: محمد الیاس، بی اے (نظام کالج)۔

پاکستان کے قیام سے پہلے تعلیمی اداروں کے جرائد نے بھی اقبال نمبر کی روایت کو برقرار رکھا۔ ان میں اسلامیہ کالج لاہور کے رسالہ ''کریسنٹ'' کو خصوصی اعزاز حاصل ہے۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے ادبی مجلہ ''راوی'' کی طرح ''کریسنٹ'' نے بھی نئے لکھنے والوں کے لیے شمع منور کرنے کا فریضہ سرانجام دیا اور اس کے صفحات سے مستقبل کے متعدد نئے ادبا ابھر کر سامنے آئے۔ کریسنٹ نے اکتوبر ۱۹۳۸ء میں اقبال نمبر شائع کیا اس کے ایڈیٹر محمد عبداللہ بٹ اور نگران پروفیسر قاضی ظہیر الدین احمد تھے۔ اس میں زیادہ تر مضامین کالج کی طالب علموں کے تحریر کردہ ہیں۔ خواتین اسلامیہ کالج کوپر روڈ لاہور نے اپنے میگزین ''محمل'' کا اقبال نمبر نومبر ۱۹۴۲ء میں شائع کیا۔ اس کے تمام تر مضامین کالج کے طالبات کے قلم کے مرہون منت ہیں، بلاشبہ یہ ایسا منفرد اقبال نمبر ہے جس کے تمام مضمون نگاروں کا تعلق حلقہ خواتین سے ہے۔(۶۴) پاکستان کے قیام سے پہلے برصغیر میں اُردو رسائل کے اقبال نمبر کا سلسلہ پاکستان بننے کے بعد اب تک جاری وساری ہے جو ایک پی ایچ ڈی مقالے کا متقاضی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ محمد طفیل، بکرم، لاہور: ادارہ فروغ اردو اگست ۱۹۷۰ئ ص: ۷۰

۲۔ محمد وسیم انجم، ڈاکٹر، سنہرے لوگ، راولپنڈی: انجم پبلشرز، کمال آباد ۳، ۲۰۰۷ئ ص: ۲۰۸

۳۔ سلطان رشک، مدیر: نیرنگ خیال، گولڈن جوبلی نمبر، راولپنڈی: ۸ محمدی مارکیٹ نرنکاری بازار، ۱۹۷۸ئ، ص: ۲۱

۴۔ محمد طفیل، بکرم، ص: ۳۷

۵۔ ضیاء اللہ کھوکھر، مرتب: ماہنامہ رسائل کے خصوصی شمارے، گوجرانوالہ: عبدالمجید کھوکھر یادگار لائبریری، ۲۰۰۶ئ ص: ۶۴

۶۔ محمد یوسف حسن، حکیم، بدرالدین حسن، مدیران: نیرنگِ خیال، اقبال نمبر، شاہی محلہ، لاہور، جلد ۱۲، شمارہ ۹۹۔۱۰۰، ستمبر۔اکتوبر ۱۹۳۲ء

۷۔ ایضاً، ص:۵

۸۔ محمد وسیم انجم، ڈاکٹر، سنہرے لوگ، ص:۲۰۶

۹۔ بشیر احمد ڈار، مرتب: انوارِ اقبال، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۷۷ئ، ص:۷۹۔۷۸

۱۰۔ محمد عبداللہ قریشی، مرتب: تذکارِ اقبال از منشی محمد دین فوق، لاہور: بزمِ اقبال، کلب روڈ، ۱۹۸۸ئ، ص:۵۴

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ محمد یوسف حسن، حکیم، مدیر: نیرنگِ خیال، اقبال نمبر، لاہور: ادارہ فروغِ اردو، نومبر ۱۹۷۷ئ، ص:۲۵

۱۳۔ بشیر احمد ڈار، مرتب: انوارِ اقبال، ص:۷۸

۱۴۔ محمد یوسف حسن، حکیم، مدیر: نیرنگِ خیال، اقبال نمبر ۱۹۳۲ئ، ص:۵۳

15- Riffat Hassan, Dr. Edited, the sword and the sceptre, Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 1977, P-261

16- Ibid, P-278

۱۷۔ عبداللہ، سید، ڈاکٹر، مطالعہ اقبال کے چند نئے رخ، لاہور: بزمِ اقبال، کلب روڑ، ۱۹۸۴ئ، ص:۲۶۶

۱۸۔ ایضاً، ص:۲۶۳

19- Shahid Hussain Razzaqi, Edited, Discourses of Iqbal, Lahore: Sh. Ghulam Ali Sons, First Edition, 1979, P-189-196

۲۰۔ محمد یوسف حسن، حکیم، مدیر، نیرنگ خیال، اقبال نمبر طبع ثانی، ۱۹۷۷ئ، ص:۵

۲۱۔ طاہر تونسوی، ڈاکٹر، مرتب: اقبال شناسی اور نیرنگ خیال، لاہور: بزمِ اقبال، ۱۹۹۳ئ، ص:۹

۲۲۔ محمد یوسف حسن، حکیم، مدیر: نیرنگ خیال، اقبال نمبر، ۱۹۷۷ئ، ص:۵

۲۳۔ ایضاً، ص:۵۹

۲۴۔ ایضاً، ص:۴

۲۵۔ ایضاً

۲۶۔ ایضاً، ص:۸

۲۷۔ ایضاً، ص:۲۹۸

۲۸۔ ایضاً، اقبال نمبر ۱۹۳۲ئ، ص:۴۰۱

۲۹۔ ایضاً، اقبال نمبر ۱۹۷۷ئ، ص:۳۰۷

۳۰۔ ایضاً، ص:۳۲۰

۳۱۔ ایضاً، ص:۳۲۷

۳۲۔ ایضاً، ص: ۳۳۰

۳۳۔ ایضاً، ص: ۳۳۲

۳۴۔ ایضاً، ص: ۳۴۷

۳۵۔ ایضاً، ص: ۳۵۱

۳۶۔ ایضاً، ص: ۳۵۶

۳۷۔ ایضاً، ص: ۳۶۲

۳۸۔ ایضاً، ص: ۳۶۹

۳۹۔ ایضاً، نگارش لطیف نمبر، سالنامہ، ۱۹۵۳ئ، ص: ۱۱۵

۴۰۔ ایضاً، اقبال نمبر، ۱۹۷۷ئ، ص: ۳۸۳

۴۱۔ ایضاً، ص: ۳۹۶

۴۲۔ ایضاً، ص: ۳۹۹

۴۳۔ ایضاً، ص: ۴۲۱

۴۴۔ ایضاً، ص: ۴۲۳

۴۵۔ ایضاً، ص: ۴۳۳

۴۶۔ ایضاً، ص: ۴۵۳

۴۷۔ ایضاً، ص: ۴۵۶

۴۸۔ ایضاً، ص: ۴۶۰

۴۹۔ ایضاً، ص: ۴۷۰

۵۰۔ ایضاً، ص: ۴۹۶

۵۱۔ ایضاً، ص: ۵۰۶

۵۲۔ ایضاً، ص: ۵۱۶

۵۳۔ ایضاً، ص: ۵۴۴

۵۴۔ ایضاً، ص: ۵۴۸

۵۵۔ ایضاً، ص: ۵۵۹

۵۶۔ ایضاً، ص: ۵۶۵

۵۷۔ ایضاً، ص: ۵۸۰

۵۸۔ ایضاً، ص: ۵۸۲

۵۹۔ ایضاً، ص: ۵۸۸

۶۰۔ ایضاً، ص: ۲۹۸

۶۱۔ انور سدید، ڈاکٹر، پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ،اسلام آباد:اکادمی ادبیات پاکستان، ۱۹۹۴ئ،ص:۳۱۰

۶۲۔ ضیاءاللہ کھوکھر،مرتب: ماہانہ رسائل کے خصوصی شمارے،ص: ۸۲

۶۳۔ انور سدید، ڈاکٹر، پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ،ص:۵۹۔۴۲

۶۴۔ ضیاءاللہ کھوکھر،مرتب: ماہانہ رسائل کے خصوصی شمارے،ص: ۸۳

☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆